میلاد النبی ﷺ۲۰۰۹

خواجہ شمسُ الدین عظیمی

کا خصوصی خطاب

Audio mp3

Track 1

اعلیٰ زندگی کیا ہے ؟شیطانی زندگی کیا ہے ؟

کتابِ مرقوم کیا ہے ؟

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

محترم بزرگوں ،پیارے دوستوں خواتین و حضرات میرے بچوں السلام وعلیکم اس وقت کافی دیر ہو گئی ہے اور مجھے جو کچھ عرض کرنا ہے وہ میں بہت مختصر عرض کروں گا ۔اس کی دووجوہات ہیں۔ایک یہ کہ آپ حضرت نے ابھی کھانہ نہیں کھایا ۔دوسری یہ کہ مجھے بڑی ٹھیک ٹھاک سردی لگ رہی ہے۔۔ دیکھئے جب اللہ کے رسول اللہ ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر قرآن پاک کو نازل فر مایا اور ۲۳ سال تک قرآن پاک نازل ہوتا رہا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق دنیا جہاں کی اس دنیا کی اس دنیا کی آخرت کی کوئی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات ایسی نہیں جو آپ کو قرآن میں نہ ملے اور اس کی پوری طرح وضاحت نہ ہوئی ہو ...لا یغد ...اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں ۔کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات کو ئی بڑی سے بڑی بات ایسی نہیں ہے جس کی قرآن نے وضاحت نہ فر مادی ہو۔قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے کہ جس میں دنیا کے سارے قوانین معاملات کی بھی دستہ گری ہے ۔اس دنیا میں آنے سے پہلے ہم کہاں تھے عالم ارواح اس کا بھی تذکرہ ہے۔۔ اس دنیا سے جانے کے بعد ہم کہاں رہیں گے اور وہاں کیا ہمارے ساتھ پیش آئے گا۔کس طرح ہم زندگی گزاریں گے۔ ا س کا بھی قرآن پاک میں تذکرہ ہے۔۔ جزا سزا کے بھی بارے میں پوری وضاحت کے ساتھ قرآن پاک میں بیان کر دیا ہے۔۔ ...لا یغدر ...کہ چھوٹی سے چھوٹی بات اور بڑی سے بڑی بات ہر بات کو قرآن نے وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔۔ اب صورت یہ ہے کہ قرآن کریم کے تیس پارے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر نازل فر مائے۔ اس میں دنیاوی معاملات اور مسائل بھی ہیں، مرنے کے بعد دنیا کے حالات واقعات بھی ہیں اور تجربات ہیں، مرنے کے بعد قیامت آئے گی اس کے بارے میں بھی قرآن میں پوری وضاحت کے ساتھ بیان فر مایا ہے ،جنت دوزخ کا بھی تذکرہ ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی بات بڑی سے بڑی بات کا ایک ریکارڈ ہے۔۔ ہم جو کچھ یہاں کرتے ہیں

برائی کر رہے ہیں یااچھائی کر رہے ہیں۔ کتاب ِالمر قوم اللہ تعالیٰ نے فر مایا
ہے: کہ ہر بات لکھی جا رہی ہے اب اس زمانے میں سانوی دور میں قرآن پاک
کی تشریح میں اگر سائنس کے حوالے سے اگر بات کی جائے تو زیادہ وضاحت کے
ساتھ قرآن کا مفہوم ظاہر ہو جاتا ہے ۔اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں کہ کتاب
ِالمرقوم وما ادراک وما علیین ...وما ادرک وما سجیین... آپ کیا سمجھے کہ اعلیٰ،
عرفہ، نیک ،ثواب کی زندگی کیا ہے ۔اور آپ کیا سمجھے کہ برائی،شیطنت،
خیانت ،بد نیت، بد دیانتی یہ کیا زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فر ماتے ہیں وما درک
وماعلیین...اور آپ کیا سمجھے کہ اعلیٰ ،عرفہ، نیک ،ثوب زندگی کیا ہے؟ اور وما
ادرٰک وما سجیین...اور آپ کیا سمجھے کہ شیطنت کیا ہے ؟ابلیسیت کیا ہے ؟
برائی کیا ہے ؟خیانت کیا ہے ؟بد دیانتی کیا ہے ؟کتاب ا لمرقوم کتاب ِمرقو م کا
ترجمہ اردو میں تو یہ ہے لکھی ہوئی۔ کتاب لیکن سائنسی حوالے سے اگر اس
ترجمے کو ہم اس طرح بیان کریں کہ ہر انسان کی پوری زندگی ایک ویڈیو فلم
ہے ۔تو آپ کو سب کو یہ پتا ہے کہ دو فر شتے ہیں کراماًکاتبین ایک دائیں طرف
بیٹھا ہو ا ہے ۔ایک فر شتہ بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے ۔تو اب ان فرشتوں کا کام
یہ ہے کہ جو برائی آدمی کرتا ہے ...ومن یعمل مثقال ذرہ خیریرا... ومن یعمل
مثقال ذرۃ شریرا... اگر ایک ذرے کے برابر آپ نے خیر کی تو اس کا بھی ریکارڈ ہے
۔فلم بن گئی کتابِ المرقوم اور آپ نے ایک ذرے کے برابر نیکی کی بھلائی کی تو
اللہ تعالیٰ کے وہ فر شتے اس کی بھی فلم بناتے ہیں ۔فلم کا مطلب یعنی
موجودہ سائنسی دور میں اگر سائنس کے حوالے سے بات کی جائے تو بات آسانی
سے سمجھ میں آتی ہے ۔تو اب یوں کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے متعین
کئے ہوئے ہیں ۔ایک دائیں کندھے پر بیٹھا ہے اور ایک بائیں کندھے پر بیٹھا ہو اہے۔
جو ہم نیکی کر تے اور ان دونوں کے پاس کمرے ہیں ویڈیو کمرے ہیں۔ اگر ہم
کوئی نیکی کرتے ہیں تو وہ فر شتے اس کا ریکارڈ کر لیتا ہے اور اگر ہم برائی
کرتے ہیں تو وہ فرشتے اس کو ریکارڈ کر لیتا ہے ۔پیدائش سے لیکر مرنے تک یہ
دونوں فرشتے اپنے گیر کی پوری کرتے ہیں اور فلمیں بناتے ہیں اور جب آدمی
مرے گا ۔مرنا سب کو ہے اور اب جو اس کی فلم ہے وہی اس کو دیکھائی جائے
گی ۔مرنا ایسی زندگی ہے کہ جس زندگی میں امر نہیں ہے ۔جس زندگی میں
نتیجہ نہیں ہے ۔بلکہ جو آپ کی زندگی میں جو کچھ آپ نے کیا کتابِ المرقوم
ایک کتاب لکھی گئی ہے۔ ایک فلم بن گئی ۔مرنے کے بعد وہی فلم دیکھائی جائے
گی ۔اگر ہماری فلم برائی ،بدی ،خیانت،بددیانتی ،غصہ ، حسد ،تاثر ،بغل ،توا
سکی فلم بنی ہوئی ہے۔ تو ہر عمل کی ایک جزا ہے اور ہر عمل کی ایک سزا
ہے ...ومن یعمل مثقال ذرۃ خیریرا...ومن یعمل مثقال ذرۃ شر یرا...یہ ذرے برابر
آپ نے اگر خیر کی ہے یا نیکی کی ہے اس کی بھی فلم بنتی ہے اور زرے برابر آپ
نے برائی کی ہے تو اس کی بھی فلم بن گئی تو اب اس کا مطلب یہ ہوا مرنا جو
ہے۔مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے وہ ویڈیو فلم ہے ۔جو کچھ ہم نے کیا ہم نے
اچھا کیا وہ ایک مثال ہے۔ یہ آپ کبھی سچ مچ سمجھے کہ وہ فرشتے واقعی

کمرے لئے بیٹھے ہوئے ہیں تو یعنی ریکارڈ ہو رہی ہے ہر چیزاور جب ایک آدمی
وہ اپنے گھر میں اس کو بیٹھا ہو اہے وہاں خوفیائی کمرے لگا دیا گیا۔ اس نے
کچھ برائی کی اس کی بھی فلم بن گئی۔ اس نے کچھ بھلائی کی اس کی بھی
فلم بن گئی ۔اس نے غصے کیا ،خیانت کیا ،چوری کی ،کسی کا گالی دی،کسی کی
کیا کہتے ہیں دشمنی کی تو سب فلم بن گئی ۔اب وہ فلم اس کے گھر میں لگا
دی جائے تو کیا ہوگا ؟یہی ہوگا نہ جو کچھ اس نے کیا ہے وہ سب کمرے اس کو
بتا دے گا کہ بھئی تم نے یہ یہ کیا ہے ۔یہ تو ایک بات ہو گئی یہ بات ذرہ مشکل
سے ذہن میں آئے گی کہ یہ نئی بات ہے ۔یہ تو ہم جانتے ہیں کہ فرشتے بیٹھے
ہیں اور وہ ریکارڈ لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ریکارڈ کر رہے ہیں۔ اب ایک
دوسری بات یہ ہے کہ ہر عمل کا ایک اختتام ہو تا ہے۔ ایک نتیجہ ہو تا ہے ۔مثلاً
ایک آدمی نماز پڑھتا ہے۔ اب نماز کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس کی نیکی لکھی جائے
گی ۔لیکن نماز میں وہ خیالات میں پوری نماز رکھتا ہے اور اپنا حساب کتاب کرتا
ہے کہ ایک دوکان میں جائوں گا اتنے پیسے ملے گئے ۔اماں نے یہ دئے تھے۔ اماں نے
یہ دئے تھے ۔فلاح تو بس کی بھی فلم بن جائے گی تو... ومن یعمل مثقال ذرۃ
خیریرا...ومن یعمل مثقال ذرۃ شریرا...کا مطلب یہ ہے کہ ہم جو بھی کچھ کر
رہے ہیں۔ وہ چیز ریکارڈ ہو رہی ہے ۔اللہ تعالیٰ نے اس کو تیسویں پارے میں
کتابِ ا لمرقوم فر مایا ہے۔ اب دیکھئے انسان مرتا ہے اب دیکھئے بڑی سوچنے کی
بات ہے حساب کتاب ہو گا ۔قیامت تو آئے گی تو حساب کتاب کیسے ہو گا ۔تو
جب قیامت نہیں آئی یوم الحساب نہیں ہو ا،یوالمیزان قائم نہیں ہوا۔تو سزا
جزا کا کیا مطلب ہے۔ایک آدمی کہہ سکتے ہیں کہ آپ ابھی تو صاحب اللہ میاں
عدالت نہیں بیٹھے عدالت میں جب ابھی ہماری پیشی نہیں ہوئی گواہی نہیں
ہوئی یہ ثابت ہی نہیں ہوا کہ ہم نے برائی کی یا بھلائی کی تو سزا اور جزا
کیسے ۔تو ہوتا یہ ہے کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں ۔اس کا ریکارڈ ہو تا ہے۔ اس
کی فلم بنتی ہے ۔اب جو کچھ ہماری معلومات ہیں ان معلومات کے نتیجے میں
اس عمل کے ساتھ جو اس کا نتیجہ ہوگا تو بھئی اس کی بھی تصویر بن جاتی ہے
۔مثلا ً ایک آدمی ہے وہ چوری کرتا ہے تو ریکارڈ یہ ہے ہمارے ا للہ کا بتایا ہوا
قانون یہ ہے کہ جو کوئی چوری کرے گا ۔اس کا ہاتھ کٹ جائے گا ۔وہاں جو فلم
بنے گی وہ یہ بنے گی کی ایک آدمی نے چوری کی وہ پکڑا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹ
دیا گیا ۔اب آپ یہ کہیں گے کہ ساری تو فلم کا کام ہے ۔اگر فلم میں میرا ہاتھ
کٹ گیا اور مجھے پتا ہے کہ فلم میں میرا ہاتھ نہیں یہ بات نہیں ہے ۔دیکھئے ہم
فلم دیکھتے ہیں ہمیں پتا ہے کہ کسی آدمی نے یہ فلم لکھی اوور ہمیں یہ بھی
پتا ہے کہ پردے پر سین آر ہا ہے ۔لیکن ہم کوئی ایسا سین آتا ہے رونے والا تو
ہم رو پڑھتے ہیں ۔کوئی سین ہنسنے والا آتا ہے تو ہم کھے کھے لگاتے ہیں ۔کیوں
اس لئے کہ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم اس وقت فلم دیکھ رہے ہیں۔ تو مرنے
کے بعد جو ہماری یہ فلم چلے گی تو اس میں ہم یہ بھول جائے گے کہ ہم فلم
دیکھ رہے ہیں ۔اگر ہم نے چوری کی ہے تو اس کا جو پورا پروگرام ہے ۔چور کا

وہ بنے گا ،آگے وہ گھر سے نکلا ،اس نے ارادہ کیا، پھر چھب کے وہ گیا،ہے اس نے
کسی گھر کا تالا توڑا، پھر وہاں سے اندر گوسے ،پھر اس نے وہاں سے جاکر چوری
کر لی اور چوری کر کے وہاں سے اپنے گھر آگیا ہے۔ اس کی ویڈیو فلم بن رہی
ہے۔اب اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو آد می چوری کرے گا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا
جائے گا ۔تو اب فلم میں ہاتھ کاٹنا بھی شامل ہو جائے گا۔ تو مرنے کے بعد آدمی
یہ دیکھے گا کہ میں وہاں گیا میں نے چوری کی وہاں سے میں چورا کر لے آیا اور
میں پکڑا گیا اور میرا ہاتھ کاٹ دیا گیا ہے۔ یہ فلم ابھی ہاتھ نہیں کاٹا اس کا
لیکن وہ فلم میں اتنا معیب ہو جائے گا ۔جس طرح ہم فلم میں میب ہو جاتے
ہیں کہ جب وہ اپنا ہاتھ کاٹتا ہوا دیکھے گا ۔تو وہ روئے گا چیلائے گا ہائے وئے کرے
گا اور جب وہ اس فلم سے اس کا تعلق روکے گا پھر وہ دیکھ لے گا کہ بھئی میرا
تو ہاتھ ٹھیک ہے یہ تو نہیں کاٹا ہے ہر طرح کا اسی طرح اللہ تعالیٰ کے یہاں نظام
ہے ۔فرشتے متعین ہے ومن یعمل مثقال ذرۃخیریرا...ومن یعمل مثقال شریرا...
اگر ایک ذرہ کے برابر تم نیکی کرتے ہوتو اسکا اجر تمہیں ملے گا یعنی اس کے
ساتھ لکھا جائے گا اور اگر ایک ذرہ برابر برائی کرتے ہو تو اس کا بھی ریکارڈ بن
جائے گا ۔اس کا بھی ریکارڈ لکھا جائے گا ۔تو اب یہ جو ہماری زندگی ہے یہ
ساری زندگی ریکارڈ ہے ۔دو فرشتے ہیں نے کراماًکاتبین جیسے آپ کہتے ہوں تو
کیوں بیٹھے ہیں؟ وہ تو اس کو اگر مثال کے طور پر سمجھنے کے لئے آپ
Atomatic

کمرے کہہ لیں کہ

Atomatic

کمرے رکھے ہوئے ہیں ہم جو بھی کچھ کر رہے ہیں وہ کمرے فلم دیکھ رہے
ہیں ۔جب ہم فارغ ہو گے اس کام سے اور کمرے کھولے گا ۔تو ہم یہ دیکھے گے
کہ ہم نے فلاح جگہ چوری کی ،فلاح آدمی کی غیبت کی، فلاح آدمی کو مارا ،فلاح
آدمی وہ کیا کہتے ہیں کہ ہم نے فلاح آدمی کو گالی دی ،اور یہ ایک کہ ہم نے
ایک بھوکے آدمی کو کھانا کھیلایا ،ہم نے کسی یتیم کی مدد کی ،ہم نے کسی کی
تعلیم پوری کرا دی ،کسی گھر میں شادی ہو رہی تھی وہاں جھز کا انتظام
نہیں تھا ہم نے جھز کا اہتمام کر دیا۔ تو اب یہ اجر اور عمل یہ دونوں ساتھ
ساتھ اللہ کے نظام کہتے ہیں اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے چیز کتاب المرقوم بنایا
ہے۔یہ تو ایک بات ہر آدمی کو یہ سمجھنی چاہئے کہ میں کتنا ہی چھپا کر کوئی
کام کروں تو فرشتوں سے نہیں چھوپتااللہ سے نہیں چھوپتا۔اگر ہم نیک عمل
کرتے ہیں تو اس کی بھی فلم بن رہی ہے اور اگر ہم برائی کرتے ہیں تو اس کی
بھی فلم بن رہی ہے ۔جیسے ہی ہم مرے گے وہ فلم چلنے شروع ہو جائے گی۔
مرنے کے بعد جزا سزا تو ہے لیکن امر نہیں ہے۔ بتائیے کہ آپ وہاں نماز پڑھے یا
نہ پڑھے۔نماز پڑھیں بڑی اچھی بات ہے نہ پڑھیں کچھ بھی نہیں ہے ۔جزا سزا کا
جو بھی قانون ہے ……اور جو کچھ جزااور سزا کا قانون ہے وہ اس دنیا میں ہے

تو اب ایک بات تو آپ کو یہ سمجھنی چاہئے کہ ہم جو بھی کچھ کر رہے ہیں
اچھائی کر رہے ہیں یا برائی کر رہے ہیں وہ ریکارڈ ہو رہی ہے یعنی اس کی
ویڈیو فلم بن رہی ہے۔ اب ظاہر ہے ویڈیو فلم بنانے والے بھی فرشتے ہیں ۔اپنی
طرف سے کچھ بھی نہیں کر نا ہو تا ایک ڈیوٹی ہے ان کی وہ پوری کر رہے ہیں
۔ایک بات تو یہ بہت زیادہ تساصف والی بات کو بیان کرتے ہیں کہ یہ بات ہر
آدمی کے ذہن میں ہونی چاہئے کہ ایک ذرہ برابر اگر آپ نے خیر کی ہے وہ بھی
ریکارڈ ہے۔ اس کا اجر بھی ریکارڈ ہے اور اگر آپ نے ایک ذرہ برابر شر کیا ہے۔
وہ بھی ریکارڈ ہے اور اس کی سزا بھی ہے ۔ومن یعمل...ایک تو یہ بات ہوگئی۔
دوسری بات یہ ہے کہ جو بھی بچہ یہاں پیدا ہوتا ہے۔ سب جانتے ہیں اگر اس
کے اندر روح نہ آئے تو بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے ،جانتے ہیں یا نہیں جانتے بھئی ؟
ہیں آپ تو اسے گم سم ہو گئے جیسے پتا نہیں کوئی بھئی اگربچے میں جان نہ
پڑے ،بچے میں روح نہ آئے ،تو کیا ہوگا ...بھئی... ؟ہیں مردہ ہوگا اچھا اب وہ بچہ
بڑا ہو تا ہے ،بڑا کیوں ہوتا ہے؟بڑا کیوں ہوتا ہے ؟زور سے بولو ...اس کے اندر
روح ہے ، اس لئے بڑا ہو تا ہے ،پھر جوان ہوتا ہے ،کیوں جوان ہوتا ہے ؟پھر وہ
بوڑھا ہوتا ہے ،پھر وہ مر جاتاہے۔ مر کیوں جاتا ہے ؟جی روح نکل گئی ،روح
چلی گئی روح نکل جاتی ہے۔ اس کا مطلب کیا ہوا ؟اب بتا ئیے غور فر مائیں بچہ
پیداہوا اگر اس کے اندر روح ہے تو وہ بچہ ہے ورنہ مردہ ہے ،اگر اسکے اندر
روح ہے تو جوان ہے جوانی ہے ،اگر روح نہیں ہے تو ہیں جوانی نہیں ہے ،بوڑھا
آدمی ہے کب تک اس کے اندر روحہے۔ وہ بوڑھا آدمی چل رہا ہے پھر رہا ہے ،
چاہئے وہ می ری طرح لنگڑاکے ہی چل رہا ہے ،چل تو رہا ہے لیکن روح ،روح
ہے تو نہ چل رہا ہے نہ ،اب آدمی مر گیا ،کیوں مر گیا ؟جی روح نکل گئی اور
جب روح نکل گئی تو جسم کا کیا ہوا ؟جی جسم خراب تو ہوا نہیں ایک دم تو
خراب نہیں ہوتا کئی گھنٹے تک صیحح رہتا ہے ،لیکن روح نکلنے کے بعد اب نہ
مردہ جسم نہ سنتا ہے ،نہ دیکھتا ہے ،نہ سونگھتا ہے ،نہ کھاتا ہے ،نہ پیتا ہے ،نہ
کھڑا ہوتا ہے ،نہ بیٹھتا ہے کچھ بھی نہیں کر سکتا تو اصل وہ

dade body

جسم جس کو آپ کہتے ہیں۔ اصل جسم ہوا یا کوئی اور چیز ہوئی ،پھر وہ کیا
چیز ہوئی ؟زور سے بولو مجھے آواز نہیں آتی ،اگر آدمی کے اندر سے روح نکل
جائے تو آدمی خراب تو نہیں ہو تا فوری طور پر یا ہو تا ہے ؟ہیں ہوتا ہے اب
آپ کی آوازیں نہیں ہیں یا میں بہرا ہو گیا ہوں،جسم جسم کیوں نہیں ہوتا ہے
جسم تو خراب ہو جاتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ تک رہتا ہے اور یہ قبر میں اللہ
تعالیٰ نے یہ کو قبر کا نظام بنایا ہے۔ وہ بھی اس لئے بنایا ہے کہ جسم کی
نقصان، جسم کی خرابی ،جسم میں کیڑے پڑھنا اور جسم کو چیونٹے کھانا آپ نے
دیکھے ،ورنہ آپ دیکھے ایک آدمی مر گیا اسے آپ قبر میں نہ دفنائیں کیا ہوگا ؟
کیڑے کھائیں گے ،بدبو آئے گی ،کافرون ہوگا ،کتے کھائیں گے ،بلیاں کھائیں گی ،تو

قبر میں دفنانے کا کیا مطلب ہوا ...بھئی... ؟کیا مطلب ہوا۔تاکہ جسم جو ہے۔
اس کی بے حرمتی نہ ہو یا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے ۔بئی قبر میں جائیں گے
جب وہ سب کو پتا ہے پہلے جسم پھولتا ہے ،پھر پھٹ جاتا ہے ،پھر کیڑے مکوڑے
اسے کھا لیتے ہیں ۔پھر یہ قبرستان والے کیا کرتے ہیں قبریں کھود کر ہڈیاں ایک
طرف کر دیتے ہیں۔ پھر اس قبر میں ایک اور دبا دیتے ہیں ۔میں کہنا یہ چا ہا
رہا ہوں کہ آپ یہ بتائیں کہ مادی گوشت پوست کا بنا ہوا جسم ہے۔ اگر روح
نہ ہو تو اس جسم کی کیا حیثیت ہے ؟جی تو اصل کیا ہوا یہ جسم ہوا یا روح ؟
روح اچھا جب روح ہے اصل جسم اصل نہیں ہے۔ تو ہمارے اوپر کیا ذمہ داری
ہوتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچانے۔اپنی اصل سے واقفیت حاصل کریں ۔اس لئے
کہ یہ عارضی اور فیشن ہے اسلام کاتافن جسم تو تافن ہے دیکھیں آپ نے دیکھا
ہوگا کہ دفنانے میں کچھ دیر ہوجاتی ہے تو کتنی بدبو آتی ہے ڈھیری بد بو تافن
اس لئے لگایا جاتا ہے کہ محفوظ رہے ۔اب اس بات کا کیا خلاصہ ہو ا بھئی ؟
اصل کیا ہوئی آپ کا یہ مادی جسم مادی وجود اصل ہوئی یا روح ہوئی؟آپ کون
ہیں ؟آپ مادی جسم ہیں گوشت پوست کے یا یا جی کیا ہیں آپ؟زور سے بولو
روح ہیں نہ تو پھر ہمارا کیا فرض ہوتا ہے ۔ہمارا کیا فرض ہوتا ہے ...بھئی...؟
یہ جو جسم ہے یہ تو بیکار ہے ۔جیسے ہی مرے گے سڑ جائے گا کیڑے مکوڑے کھا
جائیں گے ۔اگر لاش کہیں پڑے رہے گی تو کتے بلی کھا جائیں گے ۔ٹھیک ہے نہ اصل
آپ کی کیا ہے ؟یہ مادی گوشت پوست کا جسم ہے یا روح ہے جی اب ہمیں کیا
کرنا چاہئے ۔آپ ہی بتائیں جی کیا کرنا چاہئے ...بھئی...؟بھئی کچھ آدمی یا کوئی
تو کھڑا ہو کر بتائے ہیں۔ تو مادی جسم جو ہے وہ عارضی ہے وہ فیشن ہے اور
قبر تک ہے ۔اصل چیز جو ہے وہ روح ہے ۔روح جب تک اس جسم میں ہے آدمی
چل رہا ہے ،پھر رہا ہے ،کھا رہا ہے،پی رہا ہے تو اصل انسان یہ مادی وجود
نہیں ہے ۔اصل انسان روح ہے ۔جب کوئی آدمی اس راز کو جان لیتا ہےتووہ
کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنی روح کو پہچانے۔اسی بات کو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فر مایا ہے :من عرف نفسہ...جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اپنے نفس کو پہچان
لیا اپنی حقیقت کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا ۔اب ہمارا فرض یہ
ہے کہ ہم جسمانی وجود کے ساتھ ساتھ اس چیز کو پہچانے کی کوشش کریں جو
شئے اس جسم کو حرکت دے رہی ہے ،جو شئے اس جسم کو روٹی کھلا رہی
ہے،جو شئے اس جسم میں سے بچے پیدا کر رہی ہے اور جو شئے اس جسم میں
عقل کو بھی کر رہی ہے ۔وہ آپ کو خود عقل سے آگاہی بخشتی ہے ۔اب یہ تو
بہت مختصر سا پیغام ہے جو باتیں میں نے آپ کو بتائیں ہیں ۔ان دونوں باتوں کا
خلاصہ یہ ہے کہ انسان کا مادی وجود روح کا ایک لباس ہے ۔بس جب روح اس
لباس کو اتار دیتی ہے یعنی جس کو ہم dade body

کہتے ہیں تو آدمی مر جاتا ہے۔اور جب تک اس جسم کو لباس بناکر روح پہنے
رہتی ہے آدمی زندہ رہتا ہے ۔یہ بات سمجھ میں آگئی ۔نہیں ہاتھ اٹھائوں سب
کس کس کے سمجھ میں آئی ۔ماشااللہ یہ تو سارے سمجھ دار ہیں ما شااللہ تو

اب ہمیں پھر کیا کرنا چاہئے ۔اب یہ بھی بتائوں ہمیں کیا کرنا چاہئے ؟اب ہمیں
یہ کرنا چاہئے کہ جسمانی وجود کو جو چیز سنبھالے ہوئے ہے ۔اس سے واقف
ہونا چاہئے ۔ٹھیک ہے۔وہ چیز کیا ہے ؟روح تو جب تک انسان اپنی روح سے واقف
نہیں ہوگاوہ حیوان سے زیادہ اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے ...لقد خلقنا لانسان
احسن تقویم...انسان اللہ تعالیٰ کی بہترین صناعی ہے لیکن وہ کیا ہے ...بھئی؟
...ثم رددنہ اسفل سافلین ...تو وہ اسفل سافلین میں پڑا ہوا ہے ۔جب تک
انسان اپنی روح سے واقف نہیں ہوگا اس وقت تک اس کی حیثیت حیوانات سے
الگ نہیں ہوگی ۔اس لئے کہ جس طرح میں کھانا کھاتا ہوں ۔اس طرح ایک گائے
بھی کھانا کھاتی ہے ۔جس طرح میرے بچے ہوتے ہیں ۔اس طرح بیل کی بھی بچے
ہوتے ہیں ۔جس طرح میں بیمار ہوتا ہوں اس طرح ایک بکری بھی بیمار ہوتی
ہے ۔جس طرح مجھے سردی لگتی ہے اس طرح کتے کو بھی سردی لگتی ہے ۔
کیا فرق ہے اس میں اورہم میں ؟ جانوروں میں آپ کہیں گے جی عقل کا فرق
ہے۔آدمی کہے گا بھی عقل کا فرق ہے تو عقل تو بھئی لوگوں میں بھی سب عقل
مندنہیں ہوتے ۔کسی میں بھی کم عقل ہوتی ہے۔ کوئی بھی کم عقل ہوتے ہیں
اور عقل کا جہاں تک تعلق ہے تو عقل تو حدودحودی میں زیادہ ہے ۔حضرت
سلیمان کو قصہ پڑھو حضور علیاں نے کہا شادی کا کام بھی کر لیا ۔اس نے
منگیتر کا بھی کام کر لیا ۔اس نے چیونٹی سورہ ہے نام ہی اسکا سورہ چیونٹی
ہے وہ کہتے ہیں۔ حضرت سلیمان تشریف لے جا رہے تھے تو ان کو آواز آئی اے
چیونٹیوں اپنے بیلوں میں چلی جائو۔ حضرت سلیمان کا لشکر آرہا ہے یہ نہ ہو
تمہیں رونگ دیا جائے۔حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ نے یہ آواز سنی اور نچے اتر
آئے زمین پر اڑ رہے تھے ۔تو انھوں نے چیونٹی کو اٹھا یا اپنی ہاتھیلی پر رکھا اور یہ
کہا کہ بھی میں نے تیری آواز سن لی ہے کہ تجھے اپنی رئیا کا کتنا خیال ہے اب تو
یہ بتا کہ سلطنت تیری بڑی ہے یا سلیمان کی بڑی ہے توچیونٹی نے کہا یہ تو اللہ
کو پتا ہے کہ سلیمان کی سلطنت بڑی ہے یا چیونٹی کی سلطنت بڑی ہے ۔میں
تو اتنی بات جانتی ہوں کہ اس وقت سلیمان کا ہاتھ ایک چیونٹی کا تخت بنا ہوا
ہے ۔اس کا کیا مطلب ہوا ۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ چیونٹی میں بھی عقل ہے ۔
چیونٹی بھی باتیں کرتی ہے۔چیونٹی بھی اپنی رئیا کی حفاظت کر تی ہے ۔عقل کا
جہاں تک تعلق ہے۔ انسانوںمیں بھی سب تو عقل مند نہیں ہوتے انسان بھی کم
عقل ہوتے ہیں کم عقل مندی بھی ہوتی ہے اب انسان جو ہے ...لقد خلقنا
الانسان فی احسن تقویم ...اللہ تعالیٰ نے فر مایا کہ میں نے انسان میں بھی
بہترین تخلیق بہترین صناعی ہے ،بہترین صورت ہے کیوں ہے بہتری ،بہترین اس
لئے ہے کہ اس کے اندر زمین کے اوپر جو دوسری مخلوقات ہیں ۔ان سے زیادہ
صلاحیت ہے وہ کیا صلاحیت ہے ؟وہ صلاحیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو
اپنی نیابت اور خلافت عطا کی ہے ۔آدم کی علاوہ جو دوسری مخلوقا ت ہیں ان
کو اللہ تعالیٰ نے نیابت اور خلافت عطا نہیں کی تو انسان اور حیوان میں کیافرق
ہوا ؟انسان اور حیوان میں یہ فرق ہوا کہ اگر انسان کو نیابت اور اخلافت کا

علم حاصل ہے تو وہ دوسری مخلوقات سے بڑی مخلوق ہے، با عزت ہے، با مرتبہ
ہے ۔لیکن اگر انسان کوو ہ اللہ تعالیٰ کا وہ علم حاصل نہیں ہے جو ہمارے باپ
آدم کو حاصل تھا ۔تو انسان کی اور حیوان کی تخلیق میں کیا فرق ہے …
بھئی… ؟کوئی ہے فرق کیوں بھئی بتائوفرق ہے کوئی سے دیکھنا ایک بکری اپنے
بچے کو دودھ پلاتی ہے اس کو بھی پیدائش کے عمل سے گزرنا ہوتا ہے ۔ایک ماں
بھی اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے اسے بھی پیدائش کے عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔
انسان اور حیوان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی امانت کا آبین
ہے …و علم آدم الاسماء کلھا…کہ ہم نے آدم کو علم اسماء سکھایا ۔فرشتون نے
جب اللہ تعالیٰ سے کہاکہ صاحب آپ آدم کو اپنا خلیفہ بنا رہے ہیں۔یہ بڑا خون
خرابہ کرے گافساد بربا کرے گا ۔اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علوم عطا فر
مائے …و علم آدم الاسماء کلھا …اور کہاآدم سے جو کچھ علم میں نے تمہیں
سکھایا ہے۔ وہ فرشتوں کے سامنے بیان کرو ،جب آدم علیہ السلام نے جب وہ
علوم بیان کئے تو فرشتوں نے کیا کہا …قالو اسبحنکٰ لاعلملنا الاعلمتنا …انک انت
العلیم الحکیم..۔ یہ جو آپ نے آدم علیہ السلام کو علم عطا فر ما دیا یہ ہمیں حا
صل نہیں ہے ۔توآدم کی فضلیت اس بنیاد پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو نیابت
کی وہ علوم سکھا دئیے ہیں ۔جو کائنات نے دوسری مخلوق کو نہیں سکھائے ۔
ٹھیک ہے… بھئی بات سمجھ میں آگئی یا ابھی نہیں آئی ۔آگئی تو السلام وعلیکم
اللہ تعالیٰ آپ سب سے خوش ہو راضی ہو وہ کہتے ہیں شیخ چلی کا نام تو
سنا ہوگا نہ آپ نے تو وہ اس کو پکڑ لیاکہ بھئی تقریر کرو، تقریر کرو،بہت بڑا
مجموعہ تھا۔تو انھوں نے وہ آنا نہیں چا ہتے تھے۔ خیر وہ آگئے تو انھوں نے کہا کہ
بھی جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں وہ تم لوگ جانتے ہوتو لوگوں نے کہا جی ہم تو
نہیں جانتے تو کہنے لگے تم سارے اتنے جاہل آدمی ہو توتمہیں بتانے کی کیا
ضرورت ہے۔ السلام علیکم لوگوں نے کہا یہ تو بڑا معاملہ خراب ہو گیا۔ پھر
کہیں سے پکڑ لائے شیخ چلی کو لوگوں نے کہا کہ یہ کہے گے کہ ہاں ہاں ہم
جانتے ہیں ۔تو پھر شیخ چلی نے کہا جو کچھ بھی میں کہنا چاہا رہا ہوں کیا تم
جانتے ہو۔ لوگوں نے کہا ہاں جی ہم جانتے ہیں ۔کہنے لگے تم جانتے ہو تو تمہیں
بتا نے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ اسٹیج سے اتر آیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ بڑے تیز
ہیں ۔کیا کر یں کہ تقریر تو ضرور کرانی ہے۔ ان کوپھر پکڑ لائے تو پھر اس نے پو
چھا لوگوں نے کہا کہ اب ایسا کریں گے آدھے کہیں گے ہم جانتے ہیں اور آدھے
کہیں گے ہم نہیں جانتے ۔پھر شیخ چلی نے کہا کہ بھئی جو کچھ میں کہنا چاہتا
ہوں کیا آپ جانتے ہیں ۔تو آدھوں نے کہا جی ہاں،ہم جانتے ہیں آدھوں نے کہا ہم
نہیں جانتے تو پھر انہوں نے کہا یہ مسئلہ تو ہوگیا کہ جو جانتے وہ انہیں بتا
دیں ۔جو نہیں جانتے السلام علیکم ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو راضی ہو اور خوش
ہو ۔بس تھوڑی سی بات تھی بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہوگی ۔بات پھر میں
ایک دفعہ وضاحت کر دوں کہ اگر آپ کے اندر ساری وہی باتیں جو حیوانات کے
اندر ہیں تو آپ اشرف المخلوقات نہیں ہیں اور اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم

الاسماء سکھا دیا ہے۔ جو آپ کے باپ آدم کا ویسے ہے۔ پھر آپ اشرف لمخلوقات
ہیں ورنہ تو ایک کتے میں بلی میں اور مجھ میں کیا فرق رہ جائے گا ۔آپ کہے۔
جی کتے میں عقل نہیں ہوتی ارے بھئی آدمی کو تو ایسے ہی مار دیتے ہیں ۔میں
لندن میں تھا میں نے کتے خریدے گئے تھے نام لے گا کون کہ کتا تو بھئی بیس لاکھ
تک کا آتا ہے۔ ۔بھئی بیس لاکھ تک کا کتا کیوں آتا ہے۔ ؟کہنے لگا کہ یہ انہیں پکڑتا
ہے۔ مجرموں کو سونگھ کے اور انسان تو یہاںبیس لاکھ میں نہیں بکتا۔ یہاں تو
دولاکھ میں بھی بچارے مل جائے تو بہت بڑی بات ہے۔ تو کتے میں بھی عقل ہے۔ ۔
بھئی چیونٹی میں بھی عقل ہے۔ ہر چیز میں عقل ہے۔ ۔اب یہ ہوسکتا ہے۔ کہ
انسان میں زیادہ عقل ہے۔ ان میں کم عقل ہے۔ ۔لیکن انسان بھی تو سارے عقل
مندنہیں ہوتے ۔ان میں بھی تو کم عقل ہوتے ہیں ۔بے وقوف ہوتے ہیں۔ باولے
ہوتے ہیں ۔اگر آپ کو حیوانات سے ممتاز ہونا ہے۔ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کی
نعمت اوراحسان حاصل کرنا ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ نعمت حاصل
کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو عطا کی ہے۔ ۔وہ علم الاسماء کا علم
ہے۔ ۔اللہ تعالیٰ آپ سب کوخوش رکھے۔ ۔صحت و تندوستی دے۔ اور جو مسائلاور
مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ ان سے نجات عطا فر مائے۔ آمین یا رب ا للعالمین ۔اختتام